Teaching of Urdu
B.Ed (Hons)Secondary
Semester V

Instructor
Mrs.Rakhshanda Naeem
Department of Education P&D
LCWU, Lahore

باب نمبر3:تدریس اردو کے مقاصد

تدریسِ اردو کے مقاصد:

نصابِ زبان پر باقاعدہ گفتگو سے قبل لازم ہے کہ دیکھ لیا جائے کہ بالعموم اردو کی تدریس کی اہمیت کیا ہے اور اردو زبان کن مقاصد کے تحت پڑھائی جاتی ہے۔ تدریسِ اردو کے مقاصد کی درجہ بندی درج ذیل انداز میں کی جاسکتی ہے۔

مقاصد برائے تدریسی عمل:

تدریسی عمل کے تحت وضع کردہ مقاصد میں وہ مقاصد شامل ہیں جن کا تعلق معلم اور نصاب ساز اساتذہ سے ہے۔ اس حوالہ سے تدریسِ اردو کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں

۱۔ فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم میں اردو پڑھانے کا اہم ترین مقصد یہی ہے کہ مستقبل کے ممکنہ معلمین کو تدریسِ اردو کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔ معلم جس قدر کسی مضمون کی اہمیت سے آشنا ہوگا اتنا ہی وہ زیادہ موثر انداز میں پڑھانے پر قادر ہوگا۔

۲۔ مذکورہ سطح پر اردو پڑھانے کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ معلم کو تدریسی طریقوں سے آشنائی حاصل ہو۔ وہ معلمین جو تدریسی طریقوں پر عمل کرتے ہیں ان کی پیشہ وارانہ کارکردگی ہمیشہ ان اساتذہ سے بہتر ہوتی ہے جو اپنی مرضی ٹھونسنے کے بہانے ڈھونڈنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

۳۔ جدید تعلیمی عمل میں تدریسی معاونات کی اہمیت ناقابلِ فراموش ہے۔ چنانچہ کامیاب معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ تدریسی معاونات سے اطمینان بخش مہارت حاصل کرے۔ پیشہ وارانہ سطح پر تدریسِ اردو میں تدریسی معاونات اسی مقصد کے تحت شامل کیے گئے ہیں۔

۴۔ پیشہ وارانہ تعلیم کی سطح پر اردو کی تدریس کا ایک اہم پہلو مستقبل کے اساتذہ کو تدریسِ اردو کے مختلف مسائل اور ان کے حل سے آگہی دلانا ہے۔ وہی معلم بہتر انداز میں پڑھا سکتا ہے جو زبان کے مختلف مسائل اور ان کے حل سے آشنا ہو۔

مقاصدِ نصاب:

نصاب کے مذکورہ اجزا کا انتخاب درج ذیل مقاصد کے حصول کے لیے کیا جاتا ہے:

۱۔ معاشرے کے نظریۂ حیات سے آگہی، اردو نصاب کا پہلا موضوعی مقصد ہے۔ نظریاتی قومیت ہونے کے ناطے ہمارے یہاں زبان کی تحصیل کے ساتھ ساتھ ابتدائی تعلیم کی سطح ہی سے معاشرتی اقدار اور اسلامی معاشرے کے اساسی اصولوں سے آگہی کے لیے بچوں کو مطلوبہ معلومات فراہم کرنے کی خاطر متعلقہ اسباق کو درسی کتب میں جگہ دی جاتی ہے۔

۲۔ نصاب سازی کے دوران کیے جانے والے تمام اقدامات کا محوری نقطہ بچے ہوتے ہیں۔ چنانچہ نصاب سازی کا ایک اہم مقصد درسی کتب کو بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق بنانا اور بچوں کے نفسیاتی تقاضوں کو پورا کرنا ہے۔ جب تک یہ مقصد حاصل نہیں ہوگا، دلچسپی اور آمادگی کا حصول ممکن نہیں ہو پائے گا۔

۳۔ نصاب سازی کا ایک اہم مقصد ایسے مقاصد کا تعین ہے جو حقیقتاً قابلِ حصول ہوں۔ ہم مقاصد طے کرتے وقت بالعموم بہت سے ایسے مقاصد طے کر بیٹھتے ہیں جو بظاہر بہت پرکشش نظر آتے ہیں لیکن ان کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔

۴۔ نصاب سازی میں مقاصد کا تعین کرتے وقت یہ بات بھی ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ محض مقاصد طے کر لینا کافی نہیں۔ یہ امر بھی قابلِ توجہ رہنا چاہیے کہ معینہ مقاصد قابلِ پیمائش بھی ہیں یا نہیں۔

جماعت اول و دوم کے لیے اردو نصاب کے اہداف

خصوصی سطح پر اردو نصاب کے اہداف میں ۱۔ مشاہدہ کرنا، ۲۔ سماعت و ادراک، ۳۔ گفتگو کی مہارت، ۴۔ پڑھنے کی مہارت، ۵۔ لکھنے کی مہارت اور ۶۔ آداب معاشرت سے آگہی شامل ہیں۔ ذیل میں جماعت اول و دوم کے حوالے سے انہیں پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

ذیلی موضوع نمبر: ۱۲۲۔

مشاہدہ کرنا:

''اپنے گردوتواح میں موجود اشیا کو دیکھ کر ان کے متعلق رائے قائم کرنے کے عمل کو مشاہدہ کرنا کہتے ہیں۔''

جماعت اول اور دوم کی سطح پر اردو کے نصاب سے توقع کی جاتی ہے کہ کم از کم بچے مشاہدہ کے حوالے سے ذیلی مہارتیں حاصل کر لیں:

۱۔ ناموں کی شناخت:

جماعت اول اور دوم کی سطح پر بچے کو مقرون اشیا یعنی ٹھوس اشیا کے ناموں اور ان کی شناخت ہو جانی چاہیے۔ نیز بچہ اس قابل ہو جائے کہ وہ کھانے پینے اور عام اشیا کے نام اور ان کی پہچان کر سکے۔

۲۔ اشیا کے استعمال پر قدرت:

بچہ عام اشیا کا استعمال جان لے اور عملاً اس استعمال پر اسے خود بھی قدرت ہو اور وہ ان اشیا کے متعلق گفتگو کر سکے۔

۳۔ مماثل اشیا میں امتیاز:

ہم روزمرہ زندگی میں بہت سی ملتی جلتی اشیا استعمال کرتے ہیں۔ اس سطح پر بچے کو کم از کم اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ عام استعمال کی مماثل اشیا میں امتیاز کر سکے اور ان اشیا کا الگ الگ استعمال بھی جانتا ہو۔

۴۔ حروف کی شناخت:

اس سطح پر ضروری ہے کہ بچہ کم از کم حروف تہجی کی مکمل پہچان کرنے کے قابل ہو جائے اور حروف سے لفظ بنانے لگے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مکمل اور مخلوط حروف کے ساتھ ساتھ ہم شکل حروف کو بھی با آسانی پہچان لے۔

اردو نصاب کے اہداف: جماعت سوم کے لیے

خصوصی سطح پر اردو نصاب کے اہداف میں ا۔مشاہدہ کرنا، ۲۔سماعت وادراک، ۳۔گفتگو کی مہارت، ۴۔پڑھنے کی مہارت، ۵۔لکھنے کی مہارت اور ۶۔آدابِ معاشرت سے آگہی شامل ہیں۔ذیل میں جماعت سوم کے حوالے سے انہیں پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

ذیلی موضوع نمبر:۱۲۸۔

مشاہدہ کرنا:

جماعت سوم میں اردو نصاب کے لیے بچوں کی مشاہداتی صلاحیت کے حوالے سے درج ذیل اہداف کا حصول ضروری ہے:

ا۔متعلمین قابل دید عمارات کی سیر کو جائیں اور وہاں سے حاصل شدہ معلومات کو موثر طور پر ذہن نشین کر سکیں۔

۲۔عام جانوروں اور پرندوں کو پہچانے اور ان کے طرزِ زندگی سے آگاہ ہوں۔

۳۔مختلف اشیا، حیوانات اور پرندوں کی نوعیت میں امتیاز کر سکیں۔

۴۔اپنے مشاہدات کے حوالے سے رائے قائم کر سکیں۔

۵۔اپنے سامنے ہونے والے اعمال اور حرکات وسکنات کی نقل کر سکیں۔

ذیلی موضوع نمبر:۱۲۹۔

سماعت وادراک:

جماعت سوم میں سننے اور سمجھنے کے حوالے سے اردو نصاب سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ درج ذیل اہداف کا حصول ممکن بنائے۔

ا۔متعلمین بات سن کر یاد رکھنے کے قابل ہو جائیں۔

۲۔کسی کی بات سن کر اس کا تجزیہ کر سکیں۔

۳۔کسی عام موضوع پر اپنے خیالات میں ترتیب کو ملحوظ رکھیں۔

۴۔بچے صحیح اور غلط تلفظ میں امتیاز کر سکیں۔

۵۔تقریر اور دیگر سمعی معاونات کی تفہیم کر سکیں۔

۶۔بچے کو سرگوشی کی تفہیم اور اظہار پر قدرت حاصل ہو جائے۔

گفتگو کی مہارت:

جماعت سوم میں توقع کی جاتی ہے کہ اردو نصاب درج ذیل اہداف کے حصول میں معاون ہو:

۱۔ بچے اپنے مشاغل اور مشاہدات کی تفصیل بتا سکیں۔

۲۔ گزشتہ روز کی روداد ترتیب سے بیان کر سکیں۔

۳۔ مطلوبہ ادائیگی کے ساتھ کہانی یا نظم سنا سکیں۔

۴۔ کسی موضوع پر تعارفی اظہار خیال کر سکیں۔

۵۔ آزادانہ گفتگو کر سکیں اور گفتگو میں روانی ہو۔

۶۔ بچے درست لب ولہجہ کی پابندی کی کوشش کرنے لگیں۔

۷۔ بچے اٹکاؤ کے بغیر مختصر انداز میں اپنی بات کہنے کا فن سیکھ لیں۔

۸۔ بچوں کو عام بات چیت اور گفتگو کی عادت پڑ جائے۔

۹۔ بچے نصابی سوالات کا جواب دینے لگیں۔

۱۰۔ بچوں کو خواب سنانے پر قدرت حاصل ہو جائے۔

۱۱۔ بچے مناسب آواز اور رفتار میں بات کر سکیں۔

پڑھنے کی مہارت:

جماعت سوم میں پڑھنے کی مہارت کے حوالے سے اردو نصاب درج ذیل اہداف کے حصول کو ممکن بنائے:

۱۔ متعلمین چار سے پانچ حرفی الفاظ یعنی پیچیدہ الفاظ پڑھنے پر قدرت حاصل کرلیں۔

۲۔ بچوں میں غیر نصابی کتب پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔

۳۔ بلند خوانی کے دوران بچہ مناسب رفتار اور روانی سے پڑھ سکے۔

۴۔ بچہ اخبار پڑھنے کی صلاحیت حاصل کرلے۔

۵۔ پڑھی ہوئی تحریر کو یاد رکھنے اور بیان کرنے پر قدرت حاصل ہو جائے۔

۶۔ بچہ مفادِ عامہ کے پیغامات پڑھ سکے۔

۷۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر پڑھنے میں بچے کو دشواری نہ ہو۔

لکھنے کی مہارت:

جماعت سوم کا نصاب یوں ترتیب دیا جائے کہ اس سے لکھنے کی مہارت کے حوالے سے درج ذیل اہداف حاصل ہو جائیں۔

۱۔ تیسری جماعت تک پہنچتے پہنچتے بچوں کو شعوری طور پر خوش نویسی کا عادی ہو جانا چاہیے۔ یہ وہ درجہ ہے جہاں پختہ ہو جانے والی عادات بعد ازاں بہت دشواری سے بدلتی ہیں چنانچہ جماعت سوم تک بچوں کو خوش نویسی کا عادی ہو جانا چاہیے۔

۲۔ تیسری جماعت کے طلبہ کو تخلیقی انشا مثلاً کہانی نویسی، مضمون نویسی وغیرہ پر کسی حد تک مہارت حاصل ہو جانی چاہیے۔

۳۔ طلبہ ہم آواز الفاظ لکھنے پر قادر ہوں۔

۴۔ طلبہ الفاظ اور متفرق جملوں سے بڑھ کر عبارت کی املا نویسی پر قادر ہو جائیں۔

۵۔ املا کی طرح عبارتوں کی نقل پر بھی انہیں قدرت ہو۔

۶۔ خط، کہانی یا نظم وغیرہ کو درست انداز میں لکھ سکیں۔

۷۔ روزنامچہ لکھنے کی طرف راغب ہو جائیں۔

آدابِ معاشرت:

تیسری جماعت تک بچوں کا شعور کسی حد تک بیدار ہونے لگتا ہے۔ اسی لیے توقع کی جاتی ہے کہ اس عمر تک وہ معاشرتی اخلاقیات کی مطابقت سے خود کو استوار کرنے لگیں۔ چنانچہ اردو نصاب میں ایسے اسباق اور سرگرمیاں ہونی چاہئیں جن سے جماعت سوم کے طلبہ کے حوالے سے درج ذیل اہداف کا حصول ممکن ہو جائے:

۱۔ طلبہ کی گفتگو میں شائستگی و شگفتگی نظر آئے۔

۲۔ طلبہ وقت کی پابندی کے قائل ہوں اور وقت کی پابندی ان کی زندگی میں نظر آئے۔

۳۔ طلبہ خورد و نوش کے آداب سے آگاہ ہوں۔

۴۔ طلبہ ذاتی مفاد کی بجائے جذبۂ قربانی کی طرف مائل ہونے لگیں۔

۵۔ طلبہ بنیادی اخلاقی اقدار پر عمل کرنے لگیں۔

۶۔ دوسروں کی طرف دیکھنے کی بجائے طلبہ میں اپنی مدد آپ کے جذبات فروغ پائیں۔

۷۔ طلبہ عمومی زندگی میں بھی صفائی کے عادی ہو جائیں۔

اردو نصاب کے اہداف، جماعت چہارم کے لیے

ابتدائی تین جماعتوں کے بعد طلبہ سکول اور تعلیمی سفر سے مکمل طور پر آشنا ہو چکے ہوتے ہیں۔ جماعت چہارم تک پہنچتے پہنچتے بچوں کا شعور بیدار ہونے لگتا ہے۔ اسی لیے اس جماعت سے نصاب کے مقاصد اور اہداف بھی وسیع تر ہو جاتے ہیں۔

جماعت چہارم کے لیے اردو زبان کا نصاب ترتیب دیتے ہوئے بنیادی طور پر ذیلی مقاصد کو ملحوظ رکھا جاتا ہے:

اول: بچوں کی ذہنی تربیت کی جائے تا کہ وہ شعوری طور پر جان لیں کہ تعلیم کی اہمیت کیا ہے اور وہ اس عمل سے کس طرح اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

دوم: بچوں کو زیادہ سے زیادہ معلومات مہیا کی جا سکیں تا کہ ان کا ذہنی افق وسیع تر ہو سکے۔

سوم: زبان کی تحصیل کا شوق بیدار ہو تا کہ وہ اپنی بات تحریر و تقریر دونوں صورتوں میں موثر انداز میں کہہ سکیں۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل اہداف کا تعین کیا جاتا ہے تا کہ اندازہ لگایا جا سکے کہ مقاصدِ زبان کس حد تک حاصل ہو سکے۔

مشاہدہ کرنا:

ا۔ جماعت چہارم میں مشاہداتی عمل کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے اس سطح پر توقع کی جاتی ہے کہ بچوں کو وسیع تر معلومات فراہم کی جائے۔

اس سلسلہ میں بچوں کو سیر و تفریح کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں سے متعارف کروایا جاتا ہے۔

چنانچہ نصاب میں ایسے اسباق شامل ہونے چاہئیں جن کی تفہیم کے لیے بچوں کو مختلف تاریخی اور تجارتی مقامات پر لے جایا جائے تا کہ وہ اپنے ملک و قوم کی تاریخ کے ساتھ ساتھ زندگی کے مختلف شعبوں سے متعارف ہو سکیں۔

۲۔ اس مرحلہ پر بچوں کو نامکمل سے مکمل کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ یعنی انہیں نامکمل مشاہدات کروا کر سوچنے پر ابھارا جاتا ہے کہ زیر مشاہدہ اشیا اور تصورات کی تکمیل کیوں کر ہو سکتی ہے۔

اس ہدف کی تکمیل کے لیے بچوں کو نامکمل اشیا دکھا کر ان کے مکمل اظہار کو کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نامکمل تصورات بتا کر بچوں سے ان کی تکمیل کروائی جا سکتی ہے۔

سماعت وادراک:

سماعت وادراک کے حوالے سے توقع کی جاتی ہے کہ جماعت چہارم کے طلبہ درج ذیل مہارتیں حاصل کرلیں:

۱۔ بچے کوئی بھی بات سنتے وقت ہمہ تن گوش رہے۔ یعنی بچوں کو توجہ اور ارتکاز پر قدرت حاصل ہو جائے۔

۲۔ بچے کہانی سن کر نتیجہ اخذ کرسکیں۔ یقیناً ایسا اسی وقت ممکن ہوگا جب وہ سننے کے ساتھ ساتھ سمجھنے کی صلاحیت بھی حاصل کرلیں گے۔

۳۔ طلبہ سمعی مواد کو مکمل طور پر سمجھ سکیں۔ یعنی وہ کہانی، نظم، گیت یا گفتگو جو انہیں سنائی جائے وہ اس سے معنی اخذ کرسکیں کیونکہ سننے کے ساتھ ساتھ سمجھنا بھی ضروری ہے ورنہ سننے کی صلاحیت بھی بیکار ہو جائے گی۔

۴۔ جماعت چہارم تک پہنچتے پہنچتے بچوں کو قدرے طویل اسباق کے تفہیمی مطالعہ پر قادر ہو جانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ طویل سبق کی تدریس کے دوران بچوں کا سامعی ارتکاز بھی قائم رہے اور تفہیمی سلسلہ بھی متاثر نہ ہو۔

۵۔ بچے تفصیلی گفتگو کے قابل ہو جائیں۔ واضح رہے کہ سماعت وادراک پر بات کرتے ہوئے، طویل گفتگو کے قابل ہو جانے کا مطلب بچوں کی بولنے کی مہارت کا تقاضا نہیں۔ بات چیت کے لیے صرف بولنا کافی نہیں ہوتا۔ سننے اور دوسرے کی بات کو سمجھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

۶۔ جماعت چہارم کے طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سنی جانے والی ہدایات کو دُہرا بھی سکیں اور ہدایات کی پیروی بھی کرسکیں۔ پیروی یا تقلید اسی صورت ممکن ہے جب وہ بات کو مکمل طور پر سمجھ بھی چکے ہوں۔

۷۔ بچے اشعار سن کر حفظ کرسکیں۔ یعنی اشعار یاد کرنے کے لیے ان کی تحریری دستیابی لازمی نہ ہو۔ دوران تدریس آنے والے اشعار میں سے بچے اپنی پسند کا کلام سن کر ہی یاد کرلیں۔

۸۔ کسی موضوع پر ہونے والی گفتگو میں عدم تسلسل کی نشاندہی کرسکیں۔ یعنی بچے گفتگو کو اس حد تک سمجھ پائیں کہ اس میں ٹوٹنے والے تسلسل پر انہیں فوراً اندازہ ہو جائے کہ گفتگو مرکزی نکتے سے ہٹ گئی ہے۔ ایسا صرف مکمل تفہیم کی صورت میں ہی ممکن ہے۔

۹۔ بچوں کو درست لب ولہجہ پر قدرت حاصل ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچے سنے جانے والے تلفظ کو سمجھ رہے ہوں اور انہیں بولا

گفتگو کی مہارت:

۱۔ معیاری لب و لہجہ کی اہمیت سماعت و ادراک میں بھی مسلّم ہے اور گفتگو کی مہارت میں بھی۔ جماعت چہارم کے وہ بچے جو معیاری لب و لہجہ اپنانے پر قادر ہوں گے وہ اپنا مدعا بہتر انداز میں کہہ پائیں گے۔

۲۔ بچے کا ذخیرہ الفاظ اور اظہار اس حد تک بڑھ جائے کہ وہ اپنے مشاہدہ کا موثر ابلاغ کر سکے۔

۳۔ بچہ کم از کم تین سے پانچ منٹ تک تقریر کر سکے۔

۴۔ بچہ تصویر دیکھ کر واقعہ بیان کر سکے۔

۵۔ بچہ اپنے احساسات و جذبات کو موثر انداز میں بیان کر سکے۔

۶۔ بچہ موثر طور پر صحت الفاظ میں اشعار پڑھ سکے۔

پڑھنے کی مہارت:

اردو نصاب کے اہداف کے مطابق قرات یا پڑھنے کے حوالے سے جماعت چہارم کے طلب سے توقع کی جاتی ہے کہ:

۱۔ بچے طویل اسباق کی قرات کے ساتھ ساتھ انہیں سمجھنے کی صلاحیت بھی حاصل کرلیں۔

۲۔ توضیح وتشریح کے بغیر پڑھتے ہوئے مواد کا وضاحتی بیان کرسکیں۔

۳۔ تیزی سے قرات کرتے ہوئے بھی بچے عبارت کو سمجھ سکیں۔

۴۔ بچوں کو اخبارات، اور رسائل پڑھنے میں دلچسپی پیدا ہو جائے۔

۵۔ ٹیلی ویژن یا اشتہارات میں آنے والے مفادِ عامہ کے پیغامات کو بچے پڑھ اور سمجھ سکیں۔

۶۔ چھپی ہوئی تحریروں کے ساتھ ساتھ بچے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر کو بھی پڑھ اور سمجھ سکیں۔

۷۔ روانی سے شاعری پڑھ سکیں اور پسندیدہ اشعار یاد کرسکیں۔

۸۔ کتب خانے سے اپنی پسندیدہ کتاب کا انتخاب کرسکیں۔

لکھنے کی مہارت:

نصاب میں ایسے اسباق اور سرگرمیاں شامل کی جائیں جن سے جماعت چہارم کے طلبہ میں لکھنے کے حوالے سے درج ذیل اہداف حاصل ہو سکیں:

۱۔ بچے اپنا قلم خود تیار کر سکیں۔ آج کل استعمال ہونے والے قلم کو تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ مارکر کاٹنے کی مہارت کے حوالے سے یہ بات درست ہے۔

۲۔ بچے خوش خطی کے مقابلوں میں شریک ہو سکیں اور ان میں خوش خطی کا شوق پیدا ہو۔

۳۔ بچوں کو درست املا پر عبور حاصل ہو جائے۔

۴۔ بچے سادہ خطوط اور مضامین لکھنے پر عبور حاصل کر لیں۔

۵۔ بچوں کو کہانی لکھنے کا سلیقہ حاصل ہو جائے۔

۶۔ بچوں کو قدرے تفصیلی روزنامچہ لکھنے کی عادت ہو جائے۔

۷۔ بچوں کو یادداشتیں جمع کرنے کا شوق ہو اور وہ تحریری طور پر اس کی قدرت حاصل کر لیں۔

۸۔ بچے اپنی پسند کی عبارت کی نقل کرنے [illegible] کر سکیں۔

۹۔ بچوں کو جماعتی چارٹ بنانے کا سلیقہ آ جائے اور وہ تختہ تحریر پر لکھنا سیکھ لیں۔

اردو نصاب کے اہداف: جماعت پنجم کے لیے

جماعت پنجم کے لیے نصاب ترتیب دیتے ہوئے درج ذیل اہداف کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔

ذیلی موضوع نمبر: ۱۴۰۔

مشاہدہ کرنا:

جیسا کہ پہلے بھی وضاحت کی جا چکی ہے کہ جماعتی ترقی کے ساتھ ساتھ اہداف کی وسعت اور پیچیدگی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی حوالے سے مشاہداتی عمل پانچویں جماعت میں گزشتہ جماعتوں سے وسیع تر ہو جاتا ہے۔ اس سطح پر توقع کی جاتی ہے کہ طلبا:

۱۔ مختلف مقامات کو دیکھ کر آزادانہ رائے زنی پر قادر ہو جائیں۔ یعنی طلبا اس قابل ہوں کہ وہ کسی منظر پر اپنا نکتۂ نظر قائم کر سکیں۔

۲۔ فطری مناظر پر موثر گفتگو کر سکیں۔

۳۔ پیچیدہ تصاویر دیکھ کر کہانیاں ترتیب دے سکیں۔

۴۔ اپنے کسی بھی سفر کی دلچسپ روداد بیان کر سکیں۔

۵۔ کسی بھی بات کی جزیات بیان کر سکیں اور ان جزیات میں تسلسل اور منطقی ربط ہو۔

۶۔ مختلف اشیا، مناظر اور صورتِ احوال میں تقابل و تجزیہ کر سکیں۔ یعنی ایک منظر، شے یا صورتِ حال کا دوسرے منظر، شے یا صورتِ حال سے تقابل کر سکیں۔

۷۔ اپنی قوتِ متخیلہ کا استعمال کرنا سیکھ لیں۔ یعنی ایک حقیقی صورتِ حال دیکھ کر خود سے اس کے مماثل صورتِ حال تشکیل دے سکیں۔

سماعت وادراک:

پانچویں جماعت کے طلبا کو اس قابل ہو جانا چاہیے کہ وہ کوئی بات سن کر نہ صرف اس سے معنی کشید کر سکیں بلکہ وہ اس بات کو اس حد تک سمجھ لیں کہ اسے یاد بھی رکھ سکیں۔ سماعت وادراک کے حوالے سے توقع کی جاتی ہے کہ:

۱۔ طلبا مختلف تقریبات میں توجہ سے بات سن اور سمجھ سکیں۔ ان کی قوت ارتکاز اس حد تک بڑھ جائے کہ وہ تقریبات میں بیزار نہ ہوں۔

۲۔ طلبا طویل تقاریر یا گفتگو سے تنگ نہ آئیں اور انہیں یہ تقاریر یا گفتگو الجھاؤ کا شکار نہ کرے۔

۳۔ طلبا سمعی آلات سے لطف اندوز ہونا سیکھ لیں اور محض آواز سن کر پریشانی میں مبتلا نہ ہوں۔ بچپنے میں صرف آواز سن کر بچہ دیکھنے کی کوشش بھی کرتا ہے لیکن پانچویں جماعت تک بچوں کا شعور اس حد تک بیدار ہو جانا چاہیے کہ صرف آواز سے بھی تفہیم ہونی چاہیے۔

۴۔ بچے ٹیلی فون پر پیغام وصول کر سکیں۔

۵۔ وصول شدہ پیغام درست طور پر مطلوبہ شخص کو پہنچا سکیں۔ اسی صورت میں سماعت کے بعد ادراک یا تفہیمی صلاحیت کا ثبوت ملے گا۔

۶۔ بچوں میں ریڈیو سننے کا شوق پیدا ہو اور وہ مخصوص مدت تک ریڈیو سن سکیں اور اس سے لطف اندوز ہوں۔

۷۔ بچے درست تلفظ سمجھ سکیں اور ان میں اس تلفظ کی پیروی کا شوق پیدا ہو۔

گفتگو کی مہارت:

پانچویں جماعت تک پہنچ کر بچوں کو بنیادی گفتگو کی تمام تر مہارتیں حاصل کر لینی چاہیے۔ ان بنیادی مہارتوں کے حوالے سے توقع کی جاتی ہے کہ:

۱۔ طلبا اپنے مشاہدات اور تاثرات کا رواں اور موثر بیان کر سکیں۔

۲۔ بچے اپنی خواہشات کا واضح اور بلا جھجک اظہار کر سکیں۔

۳۔ عام گفتگو میں بچوں کا تلفظ اور لب و لہجہ درست ہو۔

۴۔ بچے سکول اسمبلی میں پر اعتماد انداز میں کسی موضوع پر اظہار خیال کر سکے۔

۵۔ بچے کسی آسان موضوع پر فی البدیہہ تقریری اظہار کی قدرت حاصل کرے۔

۶۔ بچے کی گفتگو اور بات چیت دلائل پر مبنی ہو۔

۷۔ بچہ اپنے علاقے اور ماحول پر گفتگو کر سکے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس اتنا ذخیرہ الفاظ ہو کہ وہ مجموعی مربوط گفتگو کر سکے۔

۸۔ بچہ اپنے خیالات کا موثر اور منظم اظہار کر سکے۔

۹۔ بچے پیچیدہ تصاویر اور مناظر پر گفتگو کر سکے۔

۱۰۔ بچے نظم و نثر کی معیاری قرات کر سکے۔

۱۱۔ بچے کو ڈراما میں شرکت کا شوق ہو اور وہ مکالمات کو بلند آواز سے بول سکے۔

لکھنے کی مہارت:

پانچویں جماعت تک بچہ جوڑ توڑ جیسے ابتدائی مراحل سے گزر کر ترقیاتی مراحل کی طرف بڑھتا ہے۔ اس مرحلہ پر توقع کی جاتی ہے کہ:

۱۔ بچوں میں خوش خطی کا شعور بھی پیدا ہو جائے اور وہ شوق سے خوش خطی کی طرف توجہ دیں۔

۲۔ بچے تیز رفتاری سے لکھنے کے شوق میں املائی اغلاط نہ کریں بلکہ ایسی املائی اغلاط سے ہر ممکن حد تک پرہیز کریں۔

۳۔ بچے رموزِ اوقاف کا بنیادی استعمال سیکھ لیں۔

۴۔ بچے عملی ضروریات کی اساسی تحریریں سیکھ لیں۔ ان تحریروں میں خطوط، رسیدیں اور درخواستیں وغیرہ شامل ہیں۔

۵۔ بچہ کمرۂ جماعت کے لیے چارٹ تیار کر سکے اور تختۂ تحریر پر لکھ سکے۔

۶۔ بچہ تخلیقی انشا مثلاً کہانی، واقعہ نگاری، روداد نویسی، مضمون نویسی، خاکہ نگاری، مکالمہ نویسی جیسی اصناف کے اساسی اصولوں سے آگاہ ہو جائے اور خود سے ان میں طبع آزمائی کر سکے۔

۷۔ بچہ منتخب اشعار کی بیاض تیار کر سکے۔

آدابِ معاشرت سے آگہی:

جیسا کہ گزشتہ موضوعات میں بھی سفارش کی گئی کہ اردو نصاب کے ذریعے جہاں لسانی مہارتوں پر توجہ دی جاتی ہے وہیں تدریسِ زبان کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے بچوں کو مطلوبہ آدابِ معاشرت سے آگاہ بھی کیا جائے۔

چنانچہ پانچویں جماعت میں اردو نصاب پڑھ لینے والے طلبا سے توقع کی جاتی ہے کہ:

۱۔ وہ سادہ طرزِ زندگی کو پسند کرنے لگیں۔

۲۔ انھیں صفائی ستھرائی سے فطری لگاؤ ہو جائے۔

۳۔ انھیں فکری طور پر ادراک ہو جائے کہ وہ پاکستانی ہیں اور پاکستانی ہونے کا کیا مطلب ہے۔ یعنی بچے نظریۂ پاکستان کی بنیادوں سے آشنا ہو جائیں۔

۴۔ بچے ایک دوسرے کی مدد پر آمادہ ہوں اور انھیں باہمی تعاون کی عادت پڑ جائے۔

اردو نصاب کے اہداف چھٹی سے آٹھویں جماعتوں کے لیے

جماعت پنجم تک طلبا بنیادی لسانی مہارتوں میں اساسی نوعیت کی مہارت حاصل کر چکے ہوتے ہیں۔ بعد کے مراحل میں انھیں لسانی مہاروں میں مزید بہتری کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کی جماعتوں میں اہداف اور مقاصد کا سانچہ کسی حد تک بدل جاتا ہے جس کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے۔

ذیلی موضوع نمبر: ۱۳۶۔

عمومی مقاصد:

چھٹی سے آٹھوی جماعت کے لیے اردو نصاب ترتیب دیتے وقت درج ذیل عمومی مقاصد مدِ نظر رکھے جاتے ہیں۔

۱۔ ایسے اقدامات کیے جائیں کہ پانچویں جماعت تک حاصل شدہ اہداف میں مجموعی طور پر مزید بہتری لائی جا سکے۔

۲۔ بنیادی لسانی مہارتوں کو مزید نکھارا جائے۔

۳۔ طلبا میں غور و فکر کی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کیا جائے۔

۴۔ بچوں میں غیر نصابی مطالعہ کا شوق پیدا کیا جائے۔

۵۔ بچوں میں اس حقیقت کا شعور پیدا ہو کہ مطالعاتی اسباق دراصل عملی زندگی میں فوائد کے لیے ہوتے ہیں چنانچہ بچوں میں مطالعہ سے حاصل ہونے والے اسباق کو عملی زندگی میں بروئے کار لانے کا شوق پیدا ہو۔

۶۔ اظہارِ خیال کے حوالے سے طلبا کی تحریری و تقریری صلاحیتوں کی مزید تربیت ہو۔

۷۔ لسانی مہارتوں کے لیے بچوں کو نہ صرف صرف و نحو کی اہمیت کا احساس پیدا ہو بلکہ وہ ابتدائی صرف و نحو پر عبور بھی حاصل کر لیں۔

قواعدِ زبان سے آگہی اور ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ:

قواعدِ زبان اور ذخیرۂ الفاظ کے حوالے سے چھٹی سے آٹھویں جماعت میں توقع کی جاتی ہے کہ:

۱۔ طلبا علمِ صرف کے بنیادی مباحث سے آگاہ ہوں اور انھیں مفرد اور مرکب الفاظ کی نوعیت اور ساخت کا علم ہو۔

۲۔ طلبا اسم، فعل اور حرف سے آگہی رکھتے ہوں اور انھیں کلمہ کی ان مختلف صورتوں کی ذیلی اقسام کا علم ہو۔

۳۔ طلبا کو لغت بینی کا شوق ہو کیونکہ یہی شوق ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کا بہترین ذریعہ ہے۔

۴۔ طلبا مختلف الفاظ، محاورات اور تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کرنے کا فن جانتے ہوں۔

۵۔ طلبا میں تحصیلِ زبان کا شوق پیدا ہو کیونکہ یہی شوق انھیں لسانی حوالے سے مضبوط تر کر سکتا ہے۔

۶۔ طلبا کو یہ احساس ہو جائے کہ درست اردو لکھنا اور بولنا ان کی شخصیت کو نکھار کر پیش کرتا ہے۔ ایسی صورت میں تحصیلِ زبانِ اردو کا شوق از خود جلا پا جائے گا۔

شکریه